بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵ ۱۳۵

روزنامہ

قادیان

یوم شنبہ

الفضل

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵	۲ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش	۱۴ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ	۲ اگست ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۸۲

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ ظہور ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سر درد کی وجہ سے ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

آج تمام پرائیویٹ راستوں کے دروازے بند رہے ۔
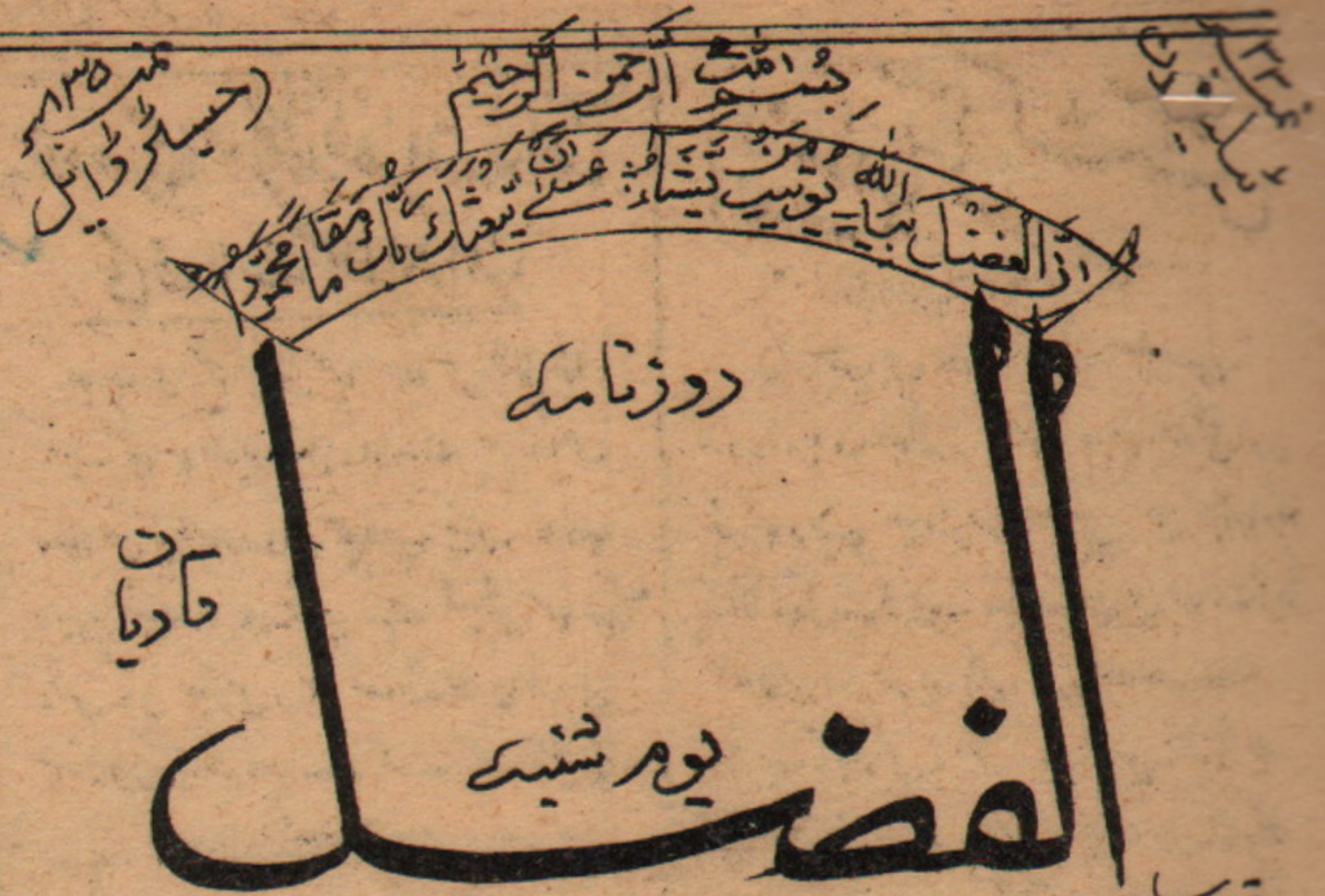
انڈونیشیا کے متعلق امریکہ اور برطانیہ کا رویہ

ولندیزیوں نے جمہوریہ شرق الہند پر جو سفاکانہ فوجی کارروائی شروع کر رکھی ہے ۔ تمام مہذب دنیا کے پریس اور سیاسی حلقوں نے اس کی کھلی کھلی مذمت کی ہے ۔ جہاں امریکن اور برطانوی پریس اور سیاسی حلقے اس ظالمانہ فعل کی مذمت نہائت بلند آواز سے کر چکے ہیں ۔ وہاں یہ امر نہائت قابل افسوس ہے کہ امریکہ اور برطانیہ کی حکومتیں اس آواز کی اہمیت کے مطابق ابھی تک حرکت میں نہیں آئیں ۔ ظاہر ہے کہ اگر یہ چاہیں تو ایک پل میں اس ظلم کو روک سکتی ہیں ۔ امریکہ کا یہ کہنا کہ متحدہ اقوام کی مجلس میں جب سوال پیش ہوگا ۔ تو اس وقت دیکھا جائے گا یا برطانیہ کا یہ اعلان کہ فوجی سامان کی ترسیل وغیرہ پر پابندی عائد کر دی گئی ہے ۔ اس بات کا بیّن ثبوت ہے کہ یہ گورنمنٹیں اخلاقاً اس بات کی قائل ہیں کہ ولندیزیوں کا یہ اقدام نہائت بے رحمانہ ۔ نہائت جابرانہ اور بین الاقوامی اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے ۔ لیکن ایسی باتوں سے ایک تو انڈونیشیا کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا ۔ اور دوسرے اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے ۔ کہ واقعی اس پابندی پر عمل بھی ہو رہا ہے یا نہیں ۔

امریکہ اور خاص طور پر برطانیہ کو اس بات کی تو غیرت ہے کہ ہندوستان نے مجلس متحد اقوام میں اس سوال کو پیش کرنے میں پہل کی ہے ۔ لیکن خود ابھی تک اس معاملہ میں ان قوموں نے جو اقدام کیا ہے ۔ وہ ہرگز اس وقت تک قابل قدر نہیں سمجھا جا سکتا ۔ جب تک وہ کوئی ایسا موثر اور فوری قدم نہ اٹھائیں ۔ جس سے ولندیزیوں کی یہ نام نہاد "پولیسی کارروائی" فوراً رک جائے ۔

ہم پنڈت نہرو کی داد دیتے ہیں کہ آپ نے فوری قدم اٹھایا ۔ اور اس مسئلہ کے خطرناک پہلوؤں کو نہائت پر زور الفاظ میں دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے ۔ آپ کا یہ کہنا بالکل درست ہے کہ ولندیزیوں کی یہ چیرہ دستی تمام ایشیا کی آزادی کو چیلنج ہے ۔ اور اس کی صریح ہتک ہے ۔

امریکن اور برطانوی پریس اور سیاسی حلقوں نے بھی اس امر کو اچھی طرح واضح کر دیا ہے ۔ کہ اگر ولندیزیوں کی یہ چیرہ دستی برداشت کی گئی ۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ یورپ اور ایشیا کے تعلقات تلخ سے تلخ تر ہو جائیں گے ۔

پھر ظاہر ہے کہ دنیا کے اقتصادی نظام میں یورپ بڑی حد تک جنس خام کے لئے ایشیا کا محتاج ہے ۔ اگر ان ممالک میں امن کو ہمیشہ برباد کیا جاتا رہے گا ۔ تو یقیناً پیداوار پر ناقابل تلافی اثر پڑے گا ۔ اب ایشیائی ممالک نہ اتنے غافل اور نہ اتنے کمزور ہیں ۔ کہ محض طاقت کے بل پر ان سے نارضامند غلاموں کی طرح کام لیا جا سکے خود برطانیہ نے ہندوستان کی مثال سے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے کہ کسی ملک کے باشندوں کو تلواروں کی نوکوں پر رکھ کر فائدہ اٹھانے کا زمانہ اب گزر گیا ہے ۔ اور اگر یورپ اور مغربی اقوام پیداوار کے ان بے پناہ ذخیروں سے اپنا حصہ لینا چاہتی ہیں جس سے قدرت نے ان ممالک کو نوازا ہوا ہے ۔ تو بہترین طریقہ یہی ہے کہ ان ممالک کے اوپر سے یورپ کی کسی خاص قوم کا سایہ ہٹا دیا جائے ۔ تاکہ یہ لوگ آزادی سے کام کریں ۔ اور آپ بھی اور دوسرے ممالک بھی زیادہ سے زیادہ متمتع ہوں ۔

حقیقت یہ ہے کہ مغربی اقوام کی پرلے درجہ کی حرص و ہوا اور باہمی رقابت نے جو صورت اختیار کر لی ہے ۔ وہ ان کو سوال کے اس پہلو پر غور کرنے نہیں دیتی ۔ اور ہر ایک قوم یہ چاہتی ہے ۔ کہ وہی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائے ۔ یہ ذاتی انتفاع کی رقابت امریکہ اور برطانیہ کے درمیان بھی اسی طرح کام کر رہی ہے ۔ جس طرح امریکہ اور روس کے درمیان گو بظاہر دونوں ممالک کے باہمی تعلقات دوستانہ اور متحد ہیں ۔ اس لئے یہ دونوں اپنے اپنے طور پر انڈونیشیا کی دولت سے متمتع ہونے کے لئے یہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں ۔ کہ ولندیزیوں کے ذریعہ انڈونیشیا کو اپنی مرضی کے ماتحت رکھا جائے ۔ اور آزاد نہ ہونے دیا جائے تاکہ وہ دنیا کی اقوام کی عام منڈی میں اپنی جنس زیادہ سے زیادہ بولی پر نیلام نہ کر سکیں ۔ اس جبر کا نتیجہ جیسا کہ اظہار بھی کیا جا چکا ہے ۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ انڈونیشیا کے باشندے ان ذخیروں کو ہی نذر آتش کر دیں ۔ جن کے لئے ان کی آزادی سلب کی جا رہی ہے ممکن ہے کہ کسی حد تک یہ قومیں ایسے اقدام کو روک سکیں ۔ مگر اب اتنی بیداری ہو چکی ہوئی ہے ۔ کہ باوجود انتہائی تشدد کے بھی روک تھام میں پوری کامیابی شائد نہ ہو ۔

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

تمام دنیا خاص طور پر امریکہ اور برطانیہ کا فائدہ بھی اسی میں ہے۔ کہ ولندیزیوں کا اثر وہاں سے بالکل ختم کر دیا جائے۔ اور معاہدہ کو منسوخ کر کے اتحادی اور ولندیزی افواج تمام علاقوں سے جلد از جلد نکال لی جائیں۔ اور جمہوریہ کو تمام جزائر پر اندرونی اور بیرونی طور پر پوری پوری طرح مسلط ہونے دیا جائے۔ تاکہ وہ دوسرے ممالک سے باعزت تعلقات قائم کر کے اور اپنے اور تمام دنیا کے مفاد کے لئے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکے۔

آسٹریلیا اور ہندوستان نے یہ سوال اقوام متحدہ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اس پر پہلی توجہ دینا لازمی ہے۔ مصر کا سوال گو بڑا اہم ہے۔ مگر انڈونیشیا تو بمباریوں سے تباہ ہو رہا ہے۔ امریکہ اور برطانیہ بڑے تساہل سے کام لے رہے ہیں۔ جو اخلاقاً ان کو دنیا کی نظر میں ضرور مجرم ٹھہرائیگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے سامنے وہ بھی ان ناحق ستم رانیوں کے ویسے ہی جوابدہ ہونگے جیسے خود ولندیزی۔

ریلوے گاڑیوں پر حملے

پچھلے چند دنوں میں پنجاب میں ایک ہی علاقہ میں ریلوے گاڑیوں پر نہایت بے رحمانہ حملے کئے گئے ہیں۔ جن کی وجہ سے کئی بے گناہ لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے ہیں۔ یہ صورتِ حال نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور جو لوگ بھی ایسی ظالمانہ حرکات کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ وہ ہرگز اپنا یا اپنی قوم کا بھلا نہیں کر رہے۔ اور ملک کی فضا کو جو پہلے ہی کافی حد تک مکدر ہے۔ اور بھی مکدر کر رہے ہیں۔ اس طرح انار کی پیدا کرنے سے اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہے۔ کہ وہ کوئی فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ تو یہ خیال فضول ہے۔ اس سے سوا ملک میں زیادہ سے زیادہ ابتری پھیلنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ مخالفوں کی چند جانیں لے لینے سے قومی مسائل حل نہیں ہو سکتے۔

گاڑیوں پر اس طرح حملے کرنا نہایت ہی قبیح فعل ہے۔ اگر یہ حملے اسی طرح جاری رہے۔ تو ممکن ہے آمدورفت بالکل بند ہو جائے۔ اور اس قحط سالی اور کمی خوراک کے زمانے میں ملک سخت مصائب کی آماجگاہ بن جائے۔

گورنمنٹ کو چاہیئے۔ کہ جتنی جلد ممکن ہو۔ اس انارکی کے انسداد کے لئے موثر قدم اٹھائے۔ اور اس فتنہ کو فرو کرنے کی طرف خاص توجہ دے۔ چاہیئے۔ اس مخصوص علاقہ میں موزون سٹیشنوں پر مسلح فوجی گاردیں تعینات کر دی جائیں۔ اور کچھ مسلح موٹریں اس خاص علاقے میں ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد گشت کرتی رہیں۔ یہ کام چند ہوائی جہازوں سے بھی لیا جا سکتا ہے۔ اور پھر بعض ایسے گاؤں جو لائن کے قریب ہیں۔ وہاں بھی فوج یا مسلح پولیس کی عارضی چوکیاں قائم کی جا سکتی ہیں۔ یہ انتظام اس انتظام کا ایک حصہ ہوگا جس کا اعلان گورنمنٹ کی طرف سے بارہ ضلعوں کے متعلق ہو چکا ہے۔ اور تقسیم ملک کی تکمیل تک جاری رکھا جا سکتا ہے۔

گورنمنٹ اس حقیقت سے ناواقف نہیں ہے۔ کہ جس خاص علاقہ میں حدبندی کمیشن پر ناجائز دباؤ ڈالنے کے لئے ان جرائم کا ارتکاب کیا جا رہا ہے۔ اگر فوراً وہاں ان تباہ کاریوں کا انسداد نہ ہوا۔ تو ڈر ہے۔ یہ مرض تمام ملک میں پھیل جائے گا اور پھر اس کا علاج مشکل ہو جائے گا ہمیں یقین ہے۔ کہ اگر تھوڑے سے غور و فکر سے کام لیا جائے تو بہت تھوڑی فوج کے ساتھ اس فتنہ کا استیصال ہو سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کشمیر کے وفد کا شکریہ

ایبٹ آباد۔ پریذیڈنٹ مسلم لیگ ریفرنڈم کمیٹی اس وفد کا جو کشمیر سے زیر قیادت جناب خواجہ غلام نبی صاحب گلکار ایم۔ ایل۔ اے ریفرنڈم میں کام کرنے کے لئے آیا شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ وفد نے ہمارا بہت ہاتھ بٹایا۔ اور صحیح اسلامی روح کا مظاہرہ ہے۔ ان کا یہ جذبہ اعانت و اخوت کشمیر اور سرحد کے تعلقات کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔ ان کی یہ مساعی بہت ہی قابل شکریہ ہیں۔

چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی خدمات کا اعتراف

"حدبندی کے کمیشن کا اجلاس ختم ہوا۔ سنسر کی پابندیوں کی وجہ سے ہم نہ اس اجلاس کی کارروائی چھاپ سکے۔ نہ اب اس پر تبصرہ ہی ممکن ہے۔ کمیشن کا اجلاس دس دن جاری رہا۔ ساڑھے چار دن مسلمانوں کی طرف سے بحث کے لئے مخصوص رہے۔ مسلمانوں کے وقت میں سے ہی ان کے دوسرے حامیوں کو بھی وقت دیا گیا۔ اس حساب سے کوئی چار دن سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلل نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔ کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا۔ اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا۔ کہ ان کی طرف سے [illegible] انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقہ سے ارباب اختیار تک پہنچا دی گئی ہے۔ سر ظفر اللہ خان صاحب کو کیس کی تیاری کے لئے بہت کم وقت ملا۔ مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلا لحاظ عقیدہ ان کے اس کام کے معترف اور شکرگذار ہونگے"۔

(از روزنامہ نوائے وقت یکم اگست ۱۹۴۷ء)

انڈونیشیا کی کشمکش

— از چودھری منیر احمد صاحب ویس —

انڈونیشیا میں جاوا۔ سماٹرا۔ سیلیبس۔ مدورا۔ بالی۔ لمبوک۔ ملاکا۔ بورنیو۔ نیوگنی اور تمور کا وغیرہ جزائر شامل ہیں۔ جن کی آبادی آٹھ کروڑ کے قریب ہے۔ ان میں سات کروڑ مسلمان اور صرف ایک کروڑ دوسرے مذاہب آباد ہیں۔ اس کے برعکس ہالینڈ جو کئی سو سال سے غلامی کا پھندا ان کے گلے میں ڈالے ہوئے ہے۔ کی آبادی صرف نوے لاکھ کے قریب ہے۔ غلامی کو فطرت انسانی نے ہمیشہ ہی دھکے دیئے ہیں۔ مگر اب تو اہل ہالینڈ کے مسلسل مظالم اور لوٹ کھسوٹ نے انڈونیشی عوام کو آزادی کو موت کے بدلے خریدنے پر مجبور کر دیا ہے۔

اور وہ سربکف میدان جنگ میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ غلامی اور آزادی کی موجودہ کشمکش ۱۹۴۲ء کی یادگار ہے۔ جبکہ ڈچ حکام جاپانی یلغار کی تاب نہ لا کر ہالینڈ کو سدھار گئے تھے۔ اور جاپانیوں کی اعانت سے انڈونیشی ریپبلک ایک نیم آزاد ملکی حکومت کے قیام میں کامیاب ہو گئی تھی۔ گو یہ عرصۂ حکومت عرصۂ حیات کی طرح بہت تنگ ثابت ہوا۔ اور جاپان کی شکست کے ساتھ ہی برطانیہ کے سہارے بھگوڑے حکام دوبارہ ملک میں آ دھمکے۔ مگر آزادی اور حریت کا جذبہ انڈونیشیا کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا تھا۔ اور حکومت کا خمار دل و دماغ کو مسحور کر چکا تھا۔

چنانچہ ہالینڈ نے غلامی کی بیڑیاں بڑی ہی خوشنمائی کے ساتھ اور محکومی کا پھندا نہایت خوشکن انداز سے پیش کیا۔ مگر انڈونیشیا کی صدائے بازگشت یہ کہتی رہی ع

یہ وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

برطانیہ جس کا دامن غلامی میں سب سے زیادہ آلودہ ہے۔ ہالینڈ کی پشت و پناہ ہے۔ اور ہالینڈ اس کے بل بوتے طاغوتی طاقتوں کو جذبہ حریت کے مٹانے کے لئے بروئے کار لا رہا ہے۔ کمزور اور بے دست و پا انڈونیشیا اپنی تنظیم خواہ کتنی ہی مضبوط کرے۔ طاغوتی لاؤ لشکر کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتا۔ اس کی مضطرب ۴

۴ نگاہیں گردوپیش سے رحم اور اعانت کی طالب نظر آتی ہیں۔ چنانچہ اسی غرض سے ڈاکٹر شہریار ان دنوں ہندوستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور ہندوستانی لیڈروں سے اعانت کی بھیک مانگ رہے ہیں۔

ہندوستان کا فرض ہے۔ کہ صرف زبانی وعدوں سے ہی ان کو سرفراز نہ کرے۔ بلکہ عملی امداد سے بھی نوازے۔ اور اپنی آزادی کی پہلی خیرات انہیں دے۔

رمضان المبارک ـــــ اور ـــــ مردِ مومن

از جناب سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ کراچی

اللہ تعالےٰ کے فضل سے رمضان کا بابرکت مہینہ شروع ہے۔ ہر ایک احمدی اپنی اپنی ہمت وبساط کے موافق اس مہینہ کی برکات سے متمتع ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور فرمان الٰہی ان الابرار یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا۔ (الدہر ع ۱) کا پورا پورا مصداق بننا چاہتا ہے جس میں فرمایا گیا ہے۔ کہ جو لوگ حقیقی نیکی کرنے والے ہیں۔ ان کو وہ جام پلائے جائینگے جن کی ملونی کافوری ہوگی۔ یعنی دنیا کی سوزشیں اور حسرتیں اور ناپاک خواہشات ان کے دل سے دور کردی جائینگی۔ یعنی تمام برے جذبات ان کے دبائے جائینگے۔ اور وہ پاک باطن ہو جائینگے۔ اور معرفت کی خنکی ان کو پہنچے گی۔ اور یہی رمضان کے مہینہ کا مدعا ومقصد ہے۔ کہ اس مہینہ کی ٹریننگ اور مشق سے ان میں مستقل طور پر ایسی قوت وطاقت پیدا ہو۔ کہ گویا وہ نفسانی جذبات سے بہت ہی دور نکل گئے ہیں۔ اور انہوں نے ایسے خلوص سے انقطاع اور رجوع الی اللہ کا رمضان المبارک میں پیالہ کافوری پیالہ ہے کہ دنیا کی محبت بالکل ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ اور ان کے جذبات ایسے دب گئے جیسا کہ کافور زہریلے مادوں کو دبا دیتا ہے۔

مومن بندہ اگر بعض جائز امور کو سرانجام دیتا بھی ہے تو صرف اس وجہ سے کہ الدنیا مزرعۃ للاٰخرۃ کہ یہ دنیا دار العمل اور اخروی عالم کے لئے حسنات کا مال ومتاع جمع کرنے کے لئے کاشتکاری کا کھیت ہے۔ مگر باوجود اس کے وہ آل واولاد اور مال ومنال کے بارہ میں اس خداوندی فرمان کو ایک دم بھی اپنے تصور سے اوجھل نہیں ہونے دیتا۔ کہ انما اموالکم واولادکم فتنۃ (انفال ع ۳) یعنی دیکھنا نہیں

تو بطور تحدیث بالنعمۃ۔ کہ اس میں بھی باری تعالےٰ کے ارشاد کی اطاعت ملحوظ خاطر ہے۔ یعنی واما بنعمۃ ربک فحدث۔ اور وہ صاف کہہ دیتا ہے انی احببت حب الخیر عن ذکر ربی (ص ع ۳) کہ مال ودولت وغیرہ سے بھی میری محبت اس وجہ سے ہے۔ کہ یہ میرے محبوب کا نشان ہے۔ اور میں ان کی طرف اسی قدر محبت کا مجاز قرار دیا گیا ہوں

ان اموال واولاد کی محبت میں مبتلا ہو کر ٹھوکر نہ کھا جانا۔ اور اصل مقصود ومحبوب حقیقی کو نہ بھول جانا۔ وہ ان چیزوں سے تعلق یا لگاؤ رکھتا ہے

غرضکہ مومن دنیا کے سمندر میں ہوتے ہوئے اس سے پاک وصاف نکلنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ سچ ہے ع

درمیانِ قعر دریا تختہ بندم کردہٗ
باز مے گوئی کہ دامن تر مکن ہوشیار باش

پس ہمیں اگر دنیا کی چیزوں سے تعلق سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ تو ان کو اصل مقصود ٹھہرانے کی بھی اجازت نہیں دی گئی اور صاف طور پر تنبیہ کردی گئی ہے۔ کہ اگر دعوئے ایمان میں سچے ہو۔ تو اس فرمان کو پیش نظر رکھو

رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ (نور رکوع ۵)

کہ مرد مومن وہ ہیں جنہیں کوئی تجارت اور بیع وشراء یاد خدا۔ اقامت نماز اور ادائیگی زکوٰۃ سے غافل نہ کرسکے۔ اور نہ ان کی محبت میں ایسا منہمک ہو۔ کہ خدا بھول جائے کیونکہ والذین اٰمنوا اشد حبا للہ (بقرہ ع ۲۰) مومن کی محبت کا مرکز صرف اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ اس لئے باوجود ان لازمی تجارتوں وغیرہ کے جونہی نماز کا وقت ہو وہ باجماعت نماز میں شامل ہو۔ مال جمع ہے تو وقت معینہ پر اس کی زکوٰۃ ادا کرے۔ اور صدقہ وخیرات سے غریب پروری کرکے اخوت اسلامی کا حق ادا کرے کہ یہی رمضان کے ایام میں حلال وجائز چیزوں کے استعمال سے منع کرنے کی غرض ہے۔ کہ وہ ان غربا کی تکالیف کا اپنی بھوک وپیاس عارضی سے قیاس کرکے ان کا خیرخواہ ہو۔ اور والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ (توبہ ع ۵) کی وعید سے ڈرے اور اس مال ودولت کے اس حق کو ادا کرے جو فی اموالہم حق للسائل والمحروم (معارج ع ۱) میں اس پر ادا کرنا واجب قرار دیا گیا ہے۔ پس شربت کافوری پلانے سے یہی منشا ہے۔ کہ اسے محبت الٰہی کا ایسا نشہ سرشار کردے۔ کہ اس دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی چیز اسے اصل مقصد سے ایک لمحہ کے لئے بھی غافل نہ کرے۔ گویا اس دنیا کی محبت اس کے دل سے سرد ہو چکی ہے۔

تاریخ وفات حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ

از جناب قاضی محمد یوسف صاحب ہوتی مردان

آہ سید محمد اسمٰعیل — احمدی۔ دہلوی بخو و جمیل
وہ چہ خوش مرد باصفا بودست — مومن ومتقی۔ نجیب ونبیل
خندہ رو خوش مزاج صوفی طبع — خوشخصال وحلیم ونیک وجمیل
نکتہ رس نکتہ گو وقرآں داں — باعمل باحیا ومردِ عقیل
گل سر سبد باغ احمدیت — در ہمہ وصف بےنظیر وعدیل
بود ہمدرد بیوہ ومسکین — خیر خواہ یتیم وابن سبیل
آں حکیم ومعالج غربا — گشت از کثرت علاج علیل
آخرش حکیم ارجعی آمد — کرد تعمیل حکم عزرائیل
بست وہشتم بد از مہ شعبان — روز آدینہ بود یوم جلیل

لام ۳۷ زار اکشیدہ یوسف گفت
باید از رب خویش اجر جزیل

۱۳۶۵ : ۳۷ - ۱۴۰۲

درخواستِ دُعا

نائیجیریا مغربی افریقہ۔ جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ انچارج رمضان المبارک کے ایام میں مقدمہ میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ جو کئی سال سے مولفین احمدیت کی طرف سے چل رہا ہے۔

پھر اسی پر بس نہیں کرتا۔ بلکہ مردِ مومن اس محبوبِ حقیقی کے قریب سے قریب تر اور انتہائی درجہ کے باخدا لوگوں میں ہونے کی خاطر مشکلات کی تمام گھاٹیوں کو برداشت کرتا ہے۔ گویا ترکِ شر اور نواہی تو اس کے لئے پہلا قدم تھا۔ جو روزہ کا مدعا ہے۔ اب وہ ایصالِ خیر اور امورِ معروفہ کو اختیار کرتا ہے اور رمضان المبارک میں قیام و صیام کے ساتھ صدقہ و خیرات تلاوت آیات کرتے ہوئے لقاء الٰہی کیلئے ایسی تیزی۔ تیز روی۔ حدت۔ گرمی۔ اور جوشِ دعا اپنے اندر پیدا کر لیتا ہے۔ جیسا کہ آیت کریمہ ویسقون فیھا کاسًا کان مزاجھا زنجبیلا۔ (الدھر ع ۱) کا مقصد ہے۔ کہ مومنوں کو ایسے شربت کے پیالے پلائے جاتے ہیں۔ جن کی ملونی زنجبیل ہے۔ اور زنجبیل جو زنا رجبل سے مرکب ہے کے مطابق جب وہ پہاڑ جیسی مشکلات کو برداشت کرنے کا عادی ہو گیا۔ اور زنجبیل بمعنی سونٹھ سے اس میں خدا کی محبت کی گرمی اور محبوبِ حقیقی کی لقاء کے لئے تمام جہان کے واسطے جوشِ دعا کا انتہائی جذبہ موجزن ہو گیا۔ تو وہ کوئی نیکی کا موقعہ چاہے وہ راستہ سے ایذا دہ کانٹا ہٹانے کا سا بظاہر کتنا ہی حقیر اور چھوٹا ہو۔ ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔ بلکہ دربار الٰہی میں داخلہ کے لئے نیکیوں کے جو متعدد دروازے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح وہ بھی چاہتا ہے۔ کہ میں ہر قسم کی نیکی سے حصہ لے کر ان تمام دروازوں سے دربارِ باری تعالےٰ میں حاضر ہو سکوں۔ (اللّٰھم اجعلنی منھم فانک علٰی کل شیءٍ قدیر و بالاجابۃ جدیر) اس طرح محبوبِ ازلی کا پیارا بندہ جب اس کے ملنے کے لئے کوشاں ہو۔ تو وہ بھی والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا (عنکبوت ع ۷) کے وعدہ کے موافق اس کے لئے متعدد راستے اور آسان راہیں پیدا کر دیتا ہے۔

الغرض رمضان کا مہینہ مومن میں محبتِ الٰہی کی انتہائی گرمی پیدا کرنے کے لئے رکھا گیا ہے۔ کیونکہ رمضان رمض سے ہے۔ جس کے معنی شدید گرمی یا سورج کی تپش کے ہیں۔ لہٰذا جب ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس (روم ع ۵) کے موافق دنیا میں غلط کاریوں و گناہوں اور فسق و فجور کی وجہ سے لوگ غضبِ الٰہی کی آگ میں جل رہے ہوتے ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے جہاں ان کی آگ کو بجھانے کے لئے اور ان کو نئی زندگی دینے کے لئے کسی نبی کو آسمانی پانی کے ساتھ مبعوث کرتا ہے۔ اور وہ زمانہ لیلۃ القدر یعنی بابرکت زمانہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس زمانہ میں اس کے فضل سے ایسا ہی ہے۔ وہاں اسی خدا نے خاص برکات کی عطا اور اپنی لقاء اور قبولیتِ دعا کا ایک مہینہ "رمضان" نام سے بھی مقرر فرما دیا ہے۔ تاکہ مومنوں میں جلا پیدا ہو۔

سو مبارک ہے وہ شخص جو اس زمانہ میں آسمانی پانی لیکر آنے والے مسیح موعودؑ اور مہدی معہود علیہ السلام کو جو خادمِ دینِ محمدی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں قبول کرتا اور رمضان کی جملہ اغراض و شرائط کو ملحوظ رکھ کر شب بیداری کرتا۔ نوافل پڑھتا۔ تلاوت قرآن اور صدقہ و خیرات وغیرہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ حرام فعل تو کجا رہا۔ وہ حلال کو بھی محض ارشادِ باری تعالےٰ کی تعمیل میں چھوڑتا ہے۔ تو اگر اسکی محبت کی گرمی حقیقی ہے یعنی فلیستجیبوا لی ولیؤمنوا بی پر عامل ہے۔ تو رمضان المبارک کے ایام میں اسکی چیخ و پکار حسب وعدہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (بقرہ ع ۲۳) بحضور مجیب الدعوات ضرور سنی جاتی ہے اور وہ لقاء الٰہی و رویا و کشوف و الہامات اور قبولیتِ دعا کی نعمت کو پا لیتا ہے۔ بالآخر ناظرین الفضل سے التماس ہے۔ کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ مجھے اور دیگر تمام احمدیوں کے علاوہ باقی دنیا کو بھی اسلام و احمدیت کی لیلۃ القدر اور برکات رمضان المبارک کی نعمتِ عظمیٰ کے حصول کی توفیق صحیح بخشے۔ آمین ثم آمین۔

سیٹھ ڈالمیا سے ایک ضروری گذارش

(از جناب مہاشہ محمد عمر صاحب)

مشہور ہندو سیٹھ ڈالمیا نے اخبارات کے نام ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ اگر ہندوستان میں گئوکشی کو ممنوع قرار نہ دیا گیا۔ تو میں مرن برت رکھوں گا۔ یہ بیان آپ نے مختلف راجاؤں اور مہاراجوں کی مجلس میں دیا ہے۔ میں اصل بیان کے متعلق اس وقت کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ ہاں میں اس اہم اور ضروری معاملہ میں سیٹھ صاحب کی رہنمائی کرنا چاہتا ہوں۔ جس کو وہ نظر انداز کر رہے ہیں۔ اگر ہندوستان میں گئوکشی بند بھی ہو جائے۔ تو پھر بھی اس کے جاری ہونے کا امکان ہے۔ میں سیٹھ صاحب کو ایک ایسی تدبیر بتاتا ہوں۔ کہ اگر سیٹھ صاحب اس پر عمل کریں۔ تو میرا دعویٰ ہے۔ کہ پھر ہندوستان میں کبھی بھی گئوکشی نہیں ہوگی۔ مسلمانوں کے ہندوستان میں آنے سے پہلے یہاں پر گئوکشی کا رواج تھا۔ بڑے بڑے یگیوں اور تہواروں کے موقعہ پر لاکھوں گایوں کو آگ کی نظر کیا جاتا تھا۔ کیونکہ ہندو دھرم گرنتھوں میں ایسا کرنے کی اجازت ہے۔ ہندو دھرم کا کوئی ایسا گرنتھ نہیں ہے۔ جس میں گئوکشی کی اجازت نہ ہو۔ وید۔ برہمن گرنتھ۔ سمرتی۔ مہابھارت۔ پوران۔ وغیرہ میں کثرت سے ایسے منتر اور شلوک موجود ہیں۔ جن میں غیر مبہم الفاظ میں گئوکشی کی اجازت پائی جاتی ہے۔ اگر ہندوستان کی حکومت نے سیٹھ ڈالمیا صاحب اور ان کے خاندان کی زندگی بچانے کے لئے جبراً کچھ وقت کے لئے اسکی ممانعت کر بھی دی۔ تو جن لوگوں کا اپنے دھرم گرنتھوں پر دشواس ہے۔ اور وہ ان کو خدا کا کلام سمجھتے ہوئے اسکی ہر تعلیم پر عمل کرنا اپنے لئے ضروری خیال کرتے ہیں۔ وہ اس ناواجب حکم کی نافرمانی کریں گے۔ اس لئے میں سیٹھ صاحب اور ان کے خاندان کی سیوا میں عرض کرتا ہوں۔ کہ وہ کوشش کر کے ان تمام حوالہ جات کو ویدوں اور دیگر دھرم گرنتھوں سے نکلوا دیں۔ جن میں گئوکشی کی اجازت ہے۔ اگر سیٹھ صاحب یہ کام کریں۔ تو یہ ان کا ایک بڑا بھاری احسان ہندو قوم پر ہوگا۔ اور آنے والی نسلیں ان کو مہاتما کے نام سے یاد کرینگی۔ اس صورت میں ان کو اور ان کے خاندان کو مرن برت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اس معاملہ میں ہم بھی سیٹھ صاحب کی مدد کرنے کو تیار ہے۔ اگر وہ پسند کریں۔ تو ہم وہ تمام حوالہ جات ہندو دھرم پستکوں سے بتائیں گے۔ جن میں گئوکشی کی اجازت ہے۔ تاکہ سیٹھ صاحب پنڈتوں کو ان حوالہ جات کے نکلوانے پر مجبور کر سکیں۔ باقی رہا سیٹھ صاحب کا پاکستان کی حکومت کو کہنا کہ وہ بھی گئوکشی کو ممنوع قرار دے۔ تو یہ بھی اسی صورت میں ممکن ہے۔ جبکہ ہندوؤں کی کتب سے ایسے حوالہ جات نکال دیئے جائیں۔ کیونکہ اگر پاکستان کی حکومت نے گئوکشی کو ممنوع قرار دیا۔ تو ممکن ہے۔ کہ بعض آدمی جو کہ ان گرنتھوں کو پرماتما کا کلام سمجھتے اور اس کے ایک ایک حکم پر عمل کرنا کارِ ثواب خیال کرتے ہیں۔ وہ کہیں مداخلت فی المذہب کا نعرہ نہ لگانے لگ جائیں۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ سیٹھ صاحب مرن برت اس بات پر رکھیں۔ کہ وید اور شاستروں میں سے وہ تمام منتر اور شلوک نکال دیئے جائیں۔ جن میں گئوکشی کی اجازت ہے۔ اگر وہ منتر اور شلوک اپنے دھرم گرنتھوں سے نکال دیں گے۔ تو پھر مسلم لیگ بھی اس پر وچار کریگی۔ آپ کا جواب آنے پر میں وہ تمام حوالہ جات مع تمام کتب کے اخبار میں شائع کرا دوں گا۔ تاکہ آپ کو آسانی ہو۔

درخواست دعا

(۱) جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب دہلی سے بذریعہ خط احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ کہ میری آنکھوں میں موتیابند کا پانی اتر رہا ہے۔ اور ڈاکٹر نے لکھنے پڑھنے سے منع کر دیا ہے۔ احباب دردِ دل سے صحت *

بخیر کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) اہلیہ صاحبہ ملک محمد عثمان صاحب ایسٹ افریقہ بہت عرصہ سے بیمار ہیں۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کے لئے ان مبارک ایام میں دعا فرمائیں۔ (ملک محمود افضل)

116

مسلمانوں کی بدحالی و بیچارگی کا واحد علاج

(از خواجہ خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

(۲)

یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ بجز مصلحین ربانی کے قوموں کی اصلاح کا کام ظاہر پرست اور روحانیت سے دور علماء سے نہ پہلے ہوسکا اور نہ اب ہو سکتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو خود امراض روحانیہ کا شکار ہو وہ دوسروں کے لئے کیونکر روحانی معالج بن سکتا ہے۔

جب علماء کہلانے والوں کے ہاتھوں مسلمانوں کی دگرگوں حالت نہ سدھر سکی اور عالم اسباب میں امت مسلمہ کے لئے نجات کے آثار نظر نہ آئے۔ بلکہ برعکس اس کے مسلمانوں پر اور بھی ادبار کے دن عود کر آئے۔ تو بادل ناخواستہ حساس دل انسان بول اٹھے۔ کہ یہ کام علماء سے نہ ہو سکے گا۔ ہاں خدا ہی ہے۔ جو قوم مسلم میں از سر نو حیات بخش روح پھونکے چنانچہ علمائے زمانہ کی اس ناکامی و نامرادی کا یوں ذکر کیا گیا ہے۔

”قوم کو جگاتے جگاتے ابوالکلام آزاد کی قلم گھس گئی۔ ظفر علی کی زبان تھک گئی۔ بدایونی کے بازو شل ہو گئے محمود الحسن کو پسیر مالٹا ہو کر حیات عارضہ کے باقی ایام گذارنے پڑے۔ محمد علی جوہر کو متنفر ہو کر اپنی لحد کے لئے بھی ایک دیار غیر میں جگہ لینی پڑی۔ اور حتیٰ کہ اقبال بھی اپنی بانگ درا ختم کر کے اس قوم کی بے عملی کا ماتم کرتے ہوئے شاہی مسجد کے سامنے آخری نیند سو گئے۔ مگر جہاں جمود و تعطل بدستور قائم رہا ہے آہ! کبھی عشق کی آگ اندھیر ہے مسلماں نہیں خاک کا ڈھیر ہے“

(اخبار اہل حدیث ۲۵ جولائی صفحہ ۲)

اسی طرح مصنف ”صالحات و منازل السائرہ“ اپنی تقریر میں فرماتے ہیں۔

”میں مانتا ہوں۔ کہ اکثر باتوں کے اعتبار سے ادبار اسلام کا باعث ہم ہیں۔ مگر حق تلفی کی سبھی نہیں۔ اس میں بڑا حصہ علماء کا بھی ہے۔ جو مطلق اس کی طرف توجہ نہیں فرماتے۔ غضب خدا کا ایک ایسا شخص جس کے ہاتھ میں سو۔ دو سو ہزار اور پانسو آدمیوں کا ایک گروہ ہو۔ وہ اپنے اقوال و افعال سے گروہ معتقدین کو دوسرے مسلمانوں سے بدظن کر دے۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ آپس میں ایک دوسرے کا مضحکہ اڑائیں۔ کفر کے فتوے لگائیں“

(رودادِ جلسہ مظہر الاسلام دہلی صفحہ ۴۱)

اس صورت حال کے ہوتے ہوئے نہایت تعجب انگیز امر ہے۔ کہ کیوں مسلمان ہنوز اس آواز پر لبیک نہیں کہتے۔ جو آواز انہیں بیدار کرنے اور روحانی اسلاف کے نقش قدم پر چلانے کے لئے اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بلند کی ہے۔

مسلمان بھائیو! آزمودہ کو آزمانا نہ صرف شدید غلطی ہے۔ بلکہ اپنے تئیں اور بھی ذلت و رسوائی کے گڑھے کی طرف دھکیلنا ہے۔ جب یہ حقیقت ثابت ہے کہ علماء صاحبان قطعًا قطعًا قوم مسلم کی روحانی رہبری و رہنمائی میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ اور ان کی طرف سے مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کا کوئی ایسا پروگرام عمل میں نہیں لایا گیا۔ جو مسلمانوں کے مستقبل کو روشن بنا دے۔ تو پھر خدارا سوچو! کہ تم اپنی عمر عزیز کو کیوں ضائع کر رہے ہو۔ اور کیوں ان لوگوں کی اقتداء میں غلط قدم اٹھا رہے ہو۔ جنہوں نے نہ تو پہلے تمہیں تمہارے نصب العین میں کامیابی کا منہ دکھایا۔ اور نہ آئندہ دکھا سکیں گے۔

پس جان لو! کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے تمہاری فلاح و بہبودی کے لئے نظام احمدیت کو قائم فرما دیا ہے۔ اب تمہاری اس میں نجات اور روحانی ترقیات مضمر ہیں۔ کہ تم خدا کے قائم کردہ نظام کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ۔ کاش تم اتنا تو سوچو! کہ خدا تعالیٰ کا برگزیدہ مسیح موعود تمہیں کوئی ایسی راہ تو نہیں بتلاتا۔ جو پاکوں کے سردار رسولوں کے فخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تمہیں دور لے جانے والی راہ ہو۔ بلکہ وہ تو اسی آواز کو بلند کر رہا ہے جو آج سے چودہ سو برس قبل وادیٔ مقدس مکہ مکرمہ سے اٹھی تھی۔ جب کہ اس آواز پر لبیک کہنے سے قرونِ اولیٰ کے مسلمان کامیاب و کامران ہو گئے۔ اور صدیوں بحر الٰہی کی حکومت دنیا میں قائم رہی۔ تو آج اس آواز پر لبیک کہنے سے تم کیوں نہ مظفر و منصور ہو گے۔

یہ بات حق ہے۔ کہ اب احمدیت ہی تمہیں منزل مقصود تک پہنچا سکتی ہے۔ اور اسی روحانی سلسلہ کے ذریعہ قلوب انسانی میں ایک نمایاں تغیر پیدا ہو سکتا ہے اور دنیا کی قومیں اسی سرچشمہ ہدایت سے بہرہ ور ہو کر نجات حاصل کریں گی۔ کیونکہ بجز اس کے قبول کئے چارہ نہیں۔

پس اس نعمت عظمیٰ سے روگردانی نہ کرو۔ کہ ایسی نعمت کا انکار یقینًا انسان کو خدا تعالیٰ کی رحمت و برکت سے کہیں دور لے جاتا ہے۔ بلکہ سعادتمند بنو۔ کہ یہی راہ صادقوں کی راہ ہے۔ اور اسی پر گامزن ہو کر پہلی قوموں نے گوہر مقصود کو پایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

”جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ماموروں سے بدظنی کرتے ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کی نعمتوں اور اس کے فضل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ غرض اگر کوئی ہمارے اس سلسلہ کا جو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا انکار کرے تو ہم کو افسوس ہوتا ہے۔ کہ ہائے! ایک روح ہلاکت کے دروازہ کی زنجیر کھٹکھٹاتی ہے۔ اور یہ سلسلہ ایسا روشن ہے۔ کہ اگر کوئی شخص متعصب نہ ہو۔ اگر دو گھنٹہ بھی ہماری باتوں کو سنے تو وہ حق پالے گا“

(دوسری تقریر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۴ء)

حضرت میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں!

حضرت میر محمد اسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ کی طبیعت بہت ملنسار تھی۔ ہر غریب سے بھی بڑی خندہ پیشانی سے ملتے اور نہایت شفقت سے پیش آتے اور بعض اوقات خود بھی مخاطب فرما لیتے۔ دوکان کے متعلق دریافت فرماتے اور صبر و استقلال سے کام کرنے کی ہدایت دیتے۔ مجھے ایک عرصہ تک نزلہ کی شکایت رہی ہے۔ آپ ان دنوں گجرانوالہ میں تھے۔ اور رخصت پر قادیان آئے تھے۔ میں علاج کے لئے نور ہسپتال میں گیا۔ آپ نے خود معائنہ کیا۔ فرمایا۔ کہ تین میل صبح اور دو میل شام کو سیر کیا کرو۔ اور ورزش کی بھی تاکید کی۔ مگر میں چاہتا تھا۔ کہ جلنا پھرنا نہ پڑے دوائی لکھ دیں جو بیٹھ کر کام بھی کرتا رہوں۔ اور دوا بھی استعمال کرتا رہوں۔ اور میں نے کہا کہ نسخہ بھی لکھ دیں تو بہتر ہے۔ اس پر حضرت میر صاحب مرحوم و مغفور نے کمپونڈر کو بلایا اور فرمایا کہ ان کو نسخہ لکھ دو۔ چنانچہ نسخہ جو لکھوایا وہ یہ تھا۔ تین میل صبح اور دو میل شام کو سیر کی جاوے۔ اگر ایک دو ماہ میں آرام نہ آئے۔ تو پھر آنا۔ چنانچہ میری آنکھیں وقت کے ساتھ اچھی ہو گئیں۔ ایک دفعہ فرمایا۔ کہ تم لوگ باریک کام کیا کرتے ہو۔ اپنی نظر کا خیال رکھا کرو۔ زرگر دوکاندار جلدی نظریں خراب کر لیتے ہیں۔ پھر کہا۔ کہ اگر دانت خوب صاف رکھے جاویں اور قبض نہ ہونے دیجائے۔ تو نظر اچھی رہتی ہے۔ اور اس کے ساتھ روزانہ سرمہ بھی استعمال کیا جائے۔ ایک دن میر صاحب اور بھائی عبد الرحیم صاحب سیر کرتے کرتے قاضی عبد الرحیم صاحب کی کوٹھی تک جا نکلے میں بھی وہیں تھا۔ میرے زیورات جو گم ہو چکے تھے انکے سراغ ملنے کا سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ تم نے اخلاص کے ساتھ اس عورت کے سپرد کر دیئے تھے۔ خود ہی خدا تعالیٰ اس کو تمہارے پاس لے آیا۔ ہمارا گاؤں سیدی چھبری لائلپور سے بیس میل دور ہے۔ وہاں ایک قتل کا واقعہ تاندلیانوالہ میں ہو گیا۔ آپ پوسٹ مارٹم کیلئے گئے تھے۔ ان لوگوں نے ان کو کچھ دینا چاہا۔ مگر آپ نے سختی سے منع فرمایا۔ اس عرصہ میں جو آپ لائلپور میں گذارا تمام لوگ آپ کے حسن اخلاق کے گرویدہ تھے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ حضرت میر صاحب کو

"آہنسا پرمو دھرما"

از محمد احمد صاحب نعیم

ہندوستان کی آزادی اور اس کی دو ڈومینیون میں تقسیم ہو جانے کے امکان کو منظر عام پر آنے کے ساتھ جہاں روشنی کے دلدادہ لوگوں میں اس کے مستقبل کے بارہ میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ وہاں پرانے خیالات کے لوگ بھی کافی جگہ منظر عام پر آکر اپنے خیالات کا اظہار کرنے لگ پڑے ہیں۔ ہندوستان جو مختلف مذاہب کا آماجگاہ ہے اس میں مذہبی جنونی اپنے اپنے مذہب کے چند اصولوں کو پیش نظر رکھ کر ان کو دوسرے لوگوں پر جو ان کے مذہب کے پیرو نہیں قانونی رنگ میں ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ ہندوستان کی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی جو انڈین یونین کی آئندہ حکومت کا قانون بنا رہی ہے۔ اس پر مختلف فرقہ ہائے اہل ہند کی طرف سے دباؤ ڈالنے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ وہ قانونی طور پر گاؤکشی کو بند کر دے۔ یہ صرف عام لوگوں کی طرف سے ہی مطالبہ نہیں۔ بلکہ اب تو ہندو مہاسبھا چھوڑ جین مت والے بھی جو وید کے پیرو نہیں ہیں اس کی رکھشا کے لئے اپنے تن من دھن کی بازی لگانے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ اسی پر بس نہیں بلکہ ایک غیر حکومت کو جس کے مذہب میں گائے کو ذبح کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ بعض اس کے مذہبی احکام میں بھی اس کا دخل ہے۔ ان سے بھی یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ بھی اس کو بند کر دے۔ قطع نظر اس کے کہ یہ مطالبہ جائز ہے یا نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جس اصول کے ماتحت اس کے بند کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کیا اس کا مطالبہ کرنے والے خود بھی اس اصول پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہیں؟

اہل ہنود کی طرف سے جس اصل کی بنا پر مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس کا لب لباب یہ ہے کہ چونکہ ان کے مذہب میں گائے ایک پوتر (اور ان کی معبود) ہے۔ اس لئے اس کی حفاظت ان کا فرض ہے اور یقین ہے۔ اور گائے ذبح کرنے سے ان کے مذہبی احساسات کو دکھ پہنچتا ہے۔ اس لئے اس کا ذبح کرنا بند کر دیا جائے۔

اس اصل کے پیش نظر میں اپنے ہندو دوستوں سے یہ استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ بھی اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہیں؟ بعض ہندو دوستوں کی طرف سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ وہ اس کے بدلے میں مسلمانوں کے احساسات کا احترام کرتے ہوئے سؤر کا گوشت کھانا بند کر دیں گے۔ اور ہندوستان میں کوئی شخص سؤر کا گوشت استعمال نہیں کرے گا۔ سؤر مسلمانوں کے نزدیک اگرچہ ایک نجس شئے ہے لیکن ایک مسلمان کے لئے یہ نجس ہے۔ کسی دوسرے شخص کو جو اسے نجس قرار نہیں دیتا اس کا کوئی حق نہیں ہے کہ وہ اس کے استعمال سے منع کرے۔ بلکہ مسلمانوں کے لئے تو اس کا زیادہ استعمال ہونے میں فائدہ ہے۔ کیونکہ جتنے زیادہ لوگ اس کو استعمال کریں گے۔ یہ پلید چیز دنیا میں اتنی ہی کم ہوتی چلی جائے گی۔ اور خس کم جہاں پاک کا منظر ہوگا۔ اس لئے کوئی مسلمان کسی ہندو سے یہ خواہش نہیں کرتا کہ وہ گائے کے عوض میں خنزیر کے استعمال کو بند کر دیں۔ بلکہ میں ایک تجویز اپنے دوستوں کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ اگر وہ اس پر عمل پیرا ہونے کا مسلمانوں کو یقین دلا دیں۔ تو مسلمان گائے کے ذبح کو بند کرنے کے لئے بطیب خاطر تیار ہو سکتے ہیں۔ اور وہ تجویز یہ ہے کہ جس اصول کی بنا پر وہ یہ مطالبہ کر رہے ہیں اسی بنا پر ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے نزدیک صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی ایسی ہے جو جامع جمیع صفات اور منزہ عن کل خطاء ہے۔ اور وہی ذات ہے جو اس قابل ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ پس اگر اہل ہنود اپنے معبود کی رکھشا کرنا چاہتے ہیں۔ تو بت پرستی سے بکلی اجتناب کریں۔ اور ہندوستان میں کوئی ایک ہندو بھی بت پرستی نہ کرے۔ اس کے بدلے میں مسلمان بھی گائے کے ذبح کرنے سے باز آ جائیں گے۔

دوم مسلمانوں کے نزدیک ان کے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی سے بڑھ کر کوئی وجود قابل احترام نہیں۔ پس اگر ہندو صاحبان گائے کے ذبح کرنے کو بند کرانا چاہتے ہیں تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچا نبی مان لیں۔ اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں۔ اور ایسا نہ کرنے کی صورت میں کوئی بڑی رقم تاوان کی مقرر کر کے مسلمانوں سے اقرار نامہ لکھ لیں۔ مسلمان اس کے عوض میں گائے کا ذبح کرنا بند کر دیں گے۔ اس سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ تجویز مفصل طور پر اپنی کتاب پیغام صلح میں درج فرمائی ہے۔ تفصیل کے لئے اسے ملاحظہ کریں۔

باقی رہا "آہنسا پرمو دھرما" کا اصول۔ سو اس میں صرف گائے کی خصوصیت کہاں سے آگئی۔ یہ ایک عام حکم ہے۔ اور جملہ حشرات الارض کیڑے مکوڑے مچھلیاں اشرف المخلوقات حضرت انسان سب شامل ہیں۔ کیا ان سب کی رکھشا کے لئے اس اصول کے حامل عمل کر رہے ہیں اور کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نیز کیا ہندوستان کے مختلف حصوں میں جو انسانی خون کی ارزانی کا منظر پیش کیا جا رہا ہے کیا اس اصول کے ماتحت وہ کسی غور کا مستحق ہے یا نہیں۔

کیا اگر آپ یہ سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ اور اس کے لئے کسی قانون کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تو گاؤکشی بند کرنے پر زور کی کیا وجہ ہے۔ اور اس کے لئے قانون کی کیوں ضرورت؟

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداروں کا تقرر ۳۰ اپریل ۵۰ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ اس دوران میں اگر کوئی تغیر و تبدل ہو۔ تو اس کی اطلاع نظارت علیا کو دے کر منظوری حاصل کی جائے۔ (ناظر اعلیٰ)

بٹالہ

پریذیڈنٹ۔ شیخ عبدالرشید صاحب تاجر
سیکرٹری امور عامہ " "
امین " "
جنرل سیکرٹری و سیکرٹری مال } چوہدری دین محمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ میاں سعد محمد صاحب

جالندھر چھاؤنی

پریذیڈنٹ۔ طفیل محمد صاحب

بھاگا بھٹیاں

پریذیڈنٹ۔ میاں غلام محمد صاحب
سیکرٹری مال۔ مولوی محمد امیر صاحب
" تبلیغ۔ مولوی محمد امیر صاحب
" تعلیم و تربیت۔ محمد ظہور احمد خانصاحب ناصر

تلونڈی راہوالی

پریذیڈنٹ۔ ماسٹر عبدالحکیم صاحب
سیکرٹری مال۔ میر عبدالحمید صاحب
" تبلیغ " "

مردان

سیکرٹری مال۔ میاں محمد حسین صاحب
" امور عامہ۔ مرزا سعد اللہ جان صاحب
" ضیافت۔ شیخ نیاز الدین صاحب و شیخ نذیر احمد صاحب
آڈیٹر۔ میاں غلام حسین صاحب

عام پبلک کو بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو نارتھ ویسٹرن ریلوے کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جاوے گا۔ پہلے کا نام نارتھ ویسٹرن ریلوے (پاکستان) ہوگا جسکا صدر دفتر لاہور میں ہوگا۔ دوسرا ایسٹرن پنجاب ریلوے ہوگا۔ جس کا ہیڈ کوارٹر دہلی ہوگا۔ باونڈری کمشن کے ایوارڈ کے نتیجہ میں تبدیلی کے امکان کے ساتھ ان دو ریلوں کا علاقہ حسب ذیل ہوگا۔

(A) نارتھ ویسٹرن ریلوے (پاکستان)

(۱) کراچی ڈویژن
(۲) کوئٹہ ڈویژن
(۳) راولپنڈی ڈویژن
(۴) ملتان ڈویژن

اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل حلقے ہوں گے

منٹگمری (منٹگمری شامل ہے) سے خانپور (کانپور شامل نہیں ہے)
لودھراں سے بھکر (بھکر شامل نہیں ہے)
خانیوال سے شیر شاہ
سماسٹہ سے امروکہ (امروکہ شامل ہے)
میکلوڈ گنج روڈ سے ہندومل کوٹ (بشمولیت ہندومل کوٹ)
بہاولنگر سے فورٹ عباس
خانیوال سے وزیر آباد (وزیر آباد شامل نہیں ہے)
سانگلہ ہل سے قلعہ شیخوپورہ
شورکوٹ روڈ سے جھنگ مگھیانہ (جھنگ مگھیانہ شامل نہیں ہے)
شورکوٹ روڈ سے شاہدرہ باغ (شاہدرہ باغ شامل نہیں ہے)
چک جھمرہ سے ہنڈیوالی (ہنڈیوالی شامل نہیں ہے)

5 لاہور ڈویژن

اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل سیکشن ہوں گے۔

لالہ موسیٰ (لالہ موسیٰ شامل نہیں ہے) سے واگہ (بشمولیت واگہ)
لاہور سے منٹگمری (بغیر شمولیت منٹگمری)
بٹالہ (بہ شمولیت بٹالہ) سے پٹھانکوٹ (بہ شمولیت پٹھانکوٹ)
بٹالہ سے قادیان
جیسر سے چک امرو
جیسر سے ہردوراوال (بہ شمولیت ہردوراول)
شمولیت شاہدرہ باغ (ناروال
سیالکوٹ سے ناروال ——— وزیر آباد سے جموں توی
لودھراں سے پٹی (بہ شمولیت پٹی) ——— رائے ونڈ سے حسینی والہ (حسینی والہ شامل نہیں ہے)

(B) ایسٹرن پنجاب ریلوے

(۱) دہلی ڈویژن (۲) فیروزپور ڈویژن۔ فیروزپور ڈویژن میں آئندہ مندرجہ ذیل حلقے ہوں گے
پٹھانکوٹ (پٹھانکوٹ شامل نہیں ہے) سے نگروٹہ
امرتسر (بشمولیت امرتسر) سے بٹالہ (بٹالہ شامل نہیں ہے)
ویرکہ سے فتح گڑھ چوڑیاں
واگہ (واگہ شامل نہیں ہے) سے لدھیانہ (بہ شمولیت لدھیانہ)
جالندھر چھاؤنی سے ہوشیارپور
جالندھر شہر دوآبہ سے مکیریاں۔ نواں شہر دوآبہ سے جیجوں دوآبہ
پھگواڑہ سے راہوں ——— امرتسر سے پٹی (پٹی شامل نہیں ہے)
حسینی والہ (بہ شمولیت حسینی والا) سے بھٹنڈہ
فیروزپور چھاؤنی سے امروکہ (امروکہ شامل نہیں ہے)
لدھیانہ سے حصار (حصار شامل نہیں ہے) لدھیانہ سے فیروزپور چھاؤنی
فیروزپور چھاؤنی سے جالندھر شہر ——— جالندھر شہر سے نکودر
لوہیاں خاص سے پھلور ——— بھٹنڈا سے ہندومل کوٹ (ہندومل کوٹ شامل نہیں ہے)

آئندہ سٹاف یا دیگر امور کے متعلق شکایات متعلقہ ڈویژن کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو آنی چاہئیں۔ کراچی، کوئٹہ، راولپنڈی و دہلی ڈویژنوں کی عملداری کے متعلق موجودہ ٹائم و فریٹ ٹیبل کے خلاف پیج (iii) کو دیکھو

(۳) زائد چارجز کی واپسی یا پورا کرنے سے متعلقہ کلیمز کے لئے درخواست ہائے آئندہ جنرل مینیجر چیف کمرشل مینیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے (پاکستان) لاہور اور چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر یا ڈپٹی ٹرانسپورٹیشن اینڈ کمرشل مینیجر ایسٹرن پنجاب ریلوے اولڈ وائسریگل اسٹیٹ جنیر پاس دہلی کے پاس آنی چاہئیں۔

البتہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کراچی اور کوئٹہ ڈویژنوں پر واقعہ سٹیشنوں کے متعلق درخواستہائے حسب معمول ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کراچی یا کوئٹہ کے نام آنی چاہئیں

(ii) مال کی بکنگ کی شرح اور شرائط کے متعلق صحیح معلومات کے لئے چیف کمرشل مینیجر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے (پاکستان) لاہور اور ڈپٹی ٹرانسپورٹیشن اینڈ کمرشل مینیجر ایسٹرن پنجاب ریلوے اولڈ وائسریگل سٹیٹ جنیر پاس دہلی جیسا کہ ضرورت ہو کو لکھیں۔ کراچی ڈویژن کے سٹیشنوں سے یا سٹیشنوں کے لئے بکنگ کے لئے ایسی درخواستیں ڈویژنل کمرشل آفیسر این۔ ڈبلیو۔ آر (پاکستان) کراچی کو لکھیئے۔

iii موجودہ قواعد۔ ریٹ اور شرح کرایہ جو کہ این۔ ڈبلیو ریلوے سسٹم پر رائج ہے موجودہ دستور کے مطابق ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد بھی بدستور جاری رہے گا۔ جتنے کہ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ (پاکستان) یا ایسٹرن پنجاب ریلوے کی طرف سے کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

iv ٹرینوں میں سیٹوں اور برتھوں کو ریزرو کرانے کا انتظام برقرار رہیگا

جنرل مینیجر

پاکستان اور امریکہ میں معاہدات

واشنگٹن ۳۱ جولائی۔ امریکہ کے سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک ذمہ دار افسر نے بتایا کہ امریکہ پاکستان اور ہندوستان کی حکومتوں کے دفاع کے سلسلے میں ہر ممکن مدد کے لئے تیار ہے۔ آپ نے کہا جنگی اور سیاسی نقطۂ نگاہ سے پاکستان کا دفاعی استحکام بہت ضروری ہے۔ امریکہ ٹرکی اور یونان کی طرح پاکستان کو دفاعی ضروریات کے سلسلے میں بیس کروڑ ڈالر قرضہ دے گا اس سلسلے میں پاکستان کے گورنر جنرل اور امریکی سفیر متعینہ دہلی کے درمیان گفت وشنید ہو رہی ہے۔ کچھ امریکن کمپنیاں سندھ اور بلوچستان کے چشموں کی کھدائی کے متعلق ٹھیکے کی بات چیت بھی کر رہی ہیں۔

۱۰ اگست کو لاہور سے علیحدہ خبریں نشر ہوا کریں گی

لاہور ۳۱ جولائی۔ پاکستان براڈکاسٹنگ سروس ۱۴ اگست سے کام کرنا شروع کر دے گی۔ لیکن لاہور کے ریڈیو سٹیشن سے خبریں ۱۰ اگست سے ہی اردو میں علیحدہ نشر ہونی شروع ہو جائیں گی۔ ۱۵ اگست کو جشن پاکستان کے سلسلے میں پاکستان براڈکاسٹنگ سروس کے لاہور اسٹیشن سے ایک شاندار پروگرام نشر کیا جائے گا۔

ہوشیارپور میں فساد

ہوشیارپور ۳۱ جولائی۔ یہاں پر بھی فرقہ وارانہ صورت حالات خراب ہو گئی ہے شہر کے مختلف حصوں میں چھرا گھونپنے کی وارداتیں شروع ہو گئی ہیں قریباً دس اشخاص کو چھرا گھونپ کر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ گڑھ شنکر میں ایک بازار کو مکمل طور پر جلا دیا گیا ہے۔

میجر عاشق حسین کو گولی ماردی گئی

لاہور ۳۱ جولائی آج شام کو پنجاب کے مشہور مسلم لیگی لیڈر میجر عاشق حسین کو ایک کانسٹبل نے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ آپ چوبرجی کے قریب کار پر جا رہے تھے کہ ایک کانسٹبل نے آپ کو کار ٹھہرانے کے لئے کہا۔ آپ نے کار ٹھہرائی۔ اس پر ایک کانسٹبل نے گولی سے آپ کو ہلاک کر دیا۔ اس سلسلہ میں ایک کانسٹبل کو گرفتار کر لیا گیا۔

سندھ کانگرس کانگرسی جھنڈا نہیں لہرائے گی

کراچی ۳۱ جولائی۔ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی اپنے آئندہ اجلاس میں ایک قرارداد پر غور کرے گی۔ جس میں سندھ پراونشل کانگرس سے سفارش کی جائیگی کہ ۱۵ اگست کے بعد آل انڈیا کانگرس کمیٹی ایک غیر ملکی سیاسی جماعت بن جائیگی۔ ڈسٹرکٹ کانگرس کمیٹی نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے۔ جب تک پاکستان کے جھنڈے کا فیصلہ نہیں ہو جاتا ہر ماہ کانگرس جھنڈا لہرانے کی رسم بند کر دی جائے۔ کیونکہ اگر ایسا کیا گیا تو یہ فعل حکومت پاکستان سے غداری کے مترادف ہوگا۔

انڈونیشیا سیکورٹی کونسل کا فیصلہ منظور کرلے گا

نئی دہلی ۳۱ جولائی۔ ڈاکٹر سلطان شہریار سابق وزیر اعظم انڈونیشیا نے ایک بیان میں اس امر پر اظہار اطمینان کیا۔ کہ ہندوستان اور آسٹریلیا نے انڈونیشیا اور ہالینڈ کے جھگڑے کو سیکورٹی کونسل کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ آپ نے کہا انڈونیشیا شروع سے ہی اس مسئلہ کو پر امن طریق سے سلجھانے کا متمنی رہا ہے۔ سیکورٹی کونسل اتحادی اقوام کے چارٹر کے ماتحت جو فیصلہ بھی کرے ہماری حکومت اسے تسلیم کرے گی۔

حد بندی کمشن کا کھلا اجلاس ختم ہوگیا

لاہور ۳۱ جولائی۔ پنجاب کے حد بندی کمیشن کا اجلاس آج بھی چیف جسٹس پنجاب ہائی کورٹ کے کمرے میں ہوا سب سے پہلے سکھوں کی طرف سے سردار ہرنام سنگھ نے بحث میں حصہ لیا۔ اس کے بعد مسٹر سوہنی بیکانیر کی طرف سے اور مسٹر سیتلواد نے کانگرس کی طرف سے مسلمانوں کے اعتراضات کا جواب دیا۔ چار بجے کارروائی ختم ہوئی۔ کمیشن کا کھلا اجلاس آج ختم ہو گیا ہے۔ البتہ کمیشن کے ارکان سر سائرل ریڈکلف کی موجودگی میں تمام بیانات پر غور کریں گے۔ امید ہے کہ ۱۰ اگست تک کمیشن کے ارکان غور وخوض کرتے رہیں گے۔

ولایت سے مال منگوانے کیلئے حکومت لائسنس جاری کریگی

نئی دہلی ۳۱ جولائی۔ پاکستان کے شعبہ تجارت نے ایک اعلان میں بتایا ہے کہ حکومت پاکستان نے ولایت سے مال منگوانے کے لئے لائسنس دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ لائسنس بہت جلد جاری کر دئیے جائیں گے۔ جو لوگ باہر سے مال منگوانا چاہیں وہ فوراً شعبۂ تجارت کو درخواست دیں۔

پاکستان اور انڈیا میں پاسپورٹ کی ضرورت نہ ہوگی

نئی دہلی ۳۱ جولائی معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور انڈیا کی نوآبادیوں میں داخلہ پر کسی قسم کی پابندی یا پاسپورٹ کی ضرورت نہ ہوگی۔ دونوں حکومتوں کے شہریوں کو یکساں حقوق حاصل ہوں گے کرنسی ۶ مارچ ۱۹۴۸ء تک مشترکہ ہوگی اکتوبر میں پاکستان کی ٹکٹیں علیحدہ چھپ جائیں گی۔

پٹیالہ میں علیحدہ یونیورسٹی

پٹیالہ ۳۱ جولائی۔ مہاراجہ پٹیالہ نے پٹیالہ میں علیحدہ یونیورسٹی قائم کرنے کے لئے پچاس لاکھ روپیہ مخصوص کر دیا ہے اس سلسلے میں سر ماریس گوائر سابق چیف جسٹس فیڈرل کورٹ کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ امید ہے کہ یہ یونیورسٹی یکم اپریل ۱۹۴۸ء سے کام کرنا شروع کر دے گی۔

ہندی پڑھنے کا حکم

لکھنؤ ۳۱ جولائی۔ یو۔پی کی پولیس کو فوراً ہندی پڑھنے کا حکم دیدیا گیا ہے۔ چنانچہ یو۔پی گورنمنٹ کے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے پولیس افسروں کو ہدایت کی ہے کہ جو ہیڈ کانسٹبل ہندی نہیں جانتے۔ ان کو ہندی پڑھانے کا فوراً انتظام کیا جائے۔

ہندوستان میں انتقال اقتدار کی رسوم

نئی دہلی ۳۱ جولائی ہندوستان کی آئین ساز اسمبلی کا اجلاس ملتوی ہو گیا ہے۔ آئندہ اجلاس ۱۴-۱۵ اگست کی درمیانی رات کو منعقد ہوگا۔ کیونکہ جوتشیوں نے ۱۵ اگست کی صبح کو منحوس قرار دیا ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ یہ تجویز کی گئی ہے کہ اسمبلی کا لیڈر لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے پاس جائے۔ اور ان سے ہندوستان کی گورنر جنرل شپ قبول کرنے کی درخواست کرے۔ یہ سارا کام رات کو ہوگا۔ دوسرے دن صبح دس بجے پھر اجلاس ہوگا۔ جبکہ رسمی تقریب عمل میں آئے گی۔ اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن تقریر کریں گے۔ ۱۴-۱۵ اگست کی درمیانی رات کو بارہ بجکر ایک منٹ پر ہندوستان کی وزارت حلف وفاداری اٹھائے گی۔

گاندھی جی کے خلاف مظاہرے

امرتسر ۳۱ جولائی۔ آج صبح گاندھی جی جب سری نگر جاتے ہوئے امرتسر سے گذرے۔ تو ریلوے سٹیشن پر ہزاروں کی تعداد میں ہندوؤں اور سکھوں نے آپ کے خلاف مظاہرہ کئے۔ "گاندھی غدار ہے" "گاندھی چلے جاؤ" کے نعرے لگائے۔ پولیس نے آپ کے ڈبہ کو اپنے محاصرہ میں لے لیا۔ ہجوم نے ڈبہ پر پتھر اور اینٹیں ماریں۔ پولیس کے پہرہ ہی میں گاڑی امرتسر سے روانہ ہوئی۔

عراق کا خیرسگالی مشن

لنڈن ۳۱ جولائی۔ حکومت عراق عنقریب ایک خیرسگالی مشن پاکستان میں بھیجنے والی ہے۔ اس مشن کے لیڈر عراق کے وزیر خارجہ مسٹر جمال ہوں گے۔ جو مسٹر جناح کے مداح ہیں۔